عباد اللہ فاروقی

حضرت ابو محمد قطب الدین عطاءُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

بہار جس طرح تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے اسی طرح بزرگان دین کا مسکن بھی۔ چنانچہ اس کی شہادت اب تک ان کی ٹوٹی پھوٹی نشانیاں دے رہی ہیں۔ بہار کے کھنڈرات اور ویرانے بزرگان دین کے مزاروں سے بھرے پڑے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ

بر مزارِ ما غریباں نہ چراغے نہ گلے

چنانچہ انھیں بزرگوں میں ایک مقدس ہستی حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی کی بھی رہی ہے۔

آپ کا اسم مبارک حضرت قطب الدین عطاء اللہ اور لقب ابو محمد ہے۔ آپ جب کتم عدم سے وجود میں آئے تو آپ کے والد حضرت سید حسین بن علاؤ الدین نے آپ کا نام قطب الدین رکھا۔ یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے حسین ان کا نام عطاء اللہ رکھو، اس لیے کہ یہ نام انھیں دربار رسالت سے عطا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کا نام فوراً بدل کر عطاء اللہ رکھا گیا۔ حضرت نور قطب[۱] عالم پنڈوہ شریف جو ایک جلیل القدر

۱ے آپ حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی رح کے مرشد تھے۔

بزرگ گزرے ہیں۔ اس واقعہ کو اس طرح نظم میں بیان فرماتے ہیں ؎[1]

چو نامش قطب دین پدرش نہاد

پیمبرؐ نہادہ عطا اللہؒ نام

آپ کی ولادت بمقام بغداد ۷۰۸ھ میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ بغدادی کہلاتے ہیں، چنانچہ حضرت نور قطب عالم فرماتے ہیں ؎[1]

بسن ہفت صد ہشت آن شہ ولی

بہ بغداد پیدا شدہ وقت شام

آپ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے چنانچہ چند پشت ادھر جاکر آپ کا نسب حضرت پیران پیر سے مل جاتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی بن سید حسین بن سید علاؤ الدین بن سید ابراہیم گیسو دراز بن حضرت حاجی احمد بن حضرت سید حسن ثانی بن سیدنا موسیٰ بن حضرت امیر سید شاہ علی بن حضرت امیر سید شاہ محمد بن حضرت امیر سید شاہ سیف احمد بن حضرت امیر سید شاہ بنی نصر محی الدین بن حضرت امیر سید شاہ ابو صالح بن حضرت سیدنا عبد الرزاق پال بن حضرت سید عبد القادر جیلانی رحؒ"

شجرۂ خلافت

آپ کو بیعت اپنے والد ماجد سے تھی۔ اور ان کے وصال کے بعد مسند خلافت پر فائز تھے۔ آپ کا شجرہ قادریہ خاندان سے مگر حضرت نور قطب عالم کی طرف سے آپ کو چشتیہ سلسلہ پہنچا۔ چنانچہ آپ کے دونوں شجرے حسب ذیل ہیں:-

---

[1] یہ نظم اب تک صاحب سجادہ کے پاس موجود ہے جو تبرکاً زیارت میں شامل ہے

(۱) **شجرۂ قادریہ:-**

(۱) حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادیؒ (۲) حضرت سید حسین (۳) حضرت نور علی[له] مختار قرشی المکی (۴) حضرت سید حاجی خدابخش (۵) حضرت سیدنا بہاؤ الدین (۶) حضرت سیدنا حاجی احمد (۷) حضرت سید حسن ثانی (۸) حضرت سیدنا موسیٰ (۹) حضرت سیدنا علی (۱۰) حضرت سیدنا عبدالرزاق پاک (۱۱) حضرت غوث الاعظم سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ

(۲) **شجرہ چشتیہ:-**

(۱) حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادیؒ (۲) حضرت نور قطب عالمؒ (۳) حضرت علاالحقؒ (۴) حضرت اخی سراج اجودھنیؒ (۵) حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاؒ (۶) حضرت بابا فرید گنج شکرؒ (۷) حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ (۸) حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

چونکہ حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادیؒ کے پردادا حضرت ابراہیم گیسودرازؒ کے پھوپھا حضرت عبدالرحمٰن قرشی المدنی[۲] کے کوئی اولاد نہ تھی، اس وجہ سے حضرت ابراہیم کو متبنٰی لے لیا تھا اور من حیث اپنی اولاد کے ان کی تعلیم و تربیت خود ہی فرماکر شادی مدینہ منورہ ہی میں کسی شریف خاندان میں کردی اور اپنی جائداد کا مالک بنادیا۔ اس لیے یہ حضرت عبدالرحمٰن کے وصال کے بعد مدینہ منورہ ہی میں رہ گئے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت علاؤ الدین کسی خاص وجہ سے مدینہ سے ہجرت کرکے

له حضرت سیدنا حسین بن علاء الدینؒ کو عہد طفلی کی وجہ سے اپنے والد حضرت علاء الدین سے بیعت نہ ہوسکی۔ وہ حضرت حسین کے بچپن ہی میں رحلت فرما گئے تھے، اس لیے ان کی بیعت حضرت نور علی سے ہوئی۔

۲ حضرت سید عبدالرحمٰن قرشی المدنی بن سید عبدالمقتدر بن سید عبدالسلام بن سید احمد بن سید اصغر بن سید جعفر ذکی الکوفی بن حضرت امام علی نقی بن حضرت امام محمد تقی بن حضرت امام علی موسیٰ رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن سید الشہداء حضرت امام حسینؓ بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

بغداد چلے آئے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت سید حسین بھی بغداد ہی میں قیام پذیر رہے مگر مدینہ منورہ سے تعلقات برابر قائم رہے۔

حضرت مخدوم عطاءاللہ بغدادی تحصیلِ علم اور بہت سی وجوہات کی بنا پر۔ بغداد سے مدینہ منتقل ہو گئے۔ چنانچہ آپ کا بچپن مدینہ طیبہ ہی میں گزرا۔ پھر عہدِ شباب میں آپ تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر بغداد تشریف لائے۔ آپ کی دوسری شادی بھی وہیں ہوئی جس سے آپ کی اولاد کا سلسلہ جاری ہوا۔

تکمیلِ علومِ دین اور ذوقِ علمِ باطن

آپ نے علومِ دین کی تمام منزلیں بغداد ہی میں طے کر لی تھیں۔ چنانچہ مزید تحصیلِ علم کی غرض سے آپ نے علمِ باطن ہی کی طرف رجوع کیا۔

العلم علمان علم اللسان — اقسامِ علم دو طرح پر ہیں، ایک زبان
وعلم القلب فذالك العلم — کا (یعنی علم ظاہر) اور دوسرا قلب کا (یعنی علم باطن)
النافع۔ — پس بہتر ہے بعد کا۔

آپ کے والد ماجد حضرت حسین بن علاءالدین علم باطن میں درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے اور خاندان غوثیہ کی مسند پر فائض تھے۔

اس کے بعد جب آپ نے ہندوستان کا رُخ کیا تو پنڈوہ میں حضرت نور قطب عالم کا آفتاب ہدایت نصف النہار پر تھا اور مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کا دربار فقراء اور سالکین کا جولان گاہ تھا۔ طلبِ صادق نے طالب کو مطلوب تک پہنچایا۔ آپ نے حضرت نور قطب عالم کے حضور میں تعلیم کی درخواست کی اور پھر وہیں رہنے لگے۔ ے

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

اُس زمانے میں بہار میں پیشوائے دین و ایمان حضرت مخدوم الملک شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ رونق افروز ہو کر مایۂ ناز بنے ہوئے تھے حضرت شاہ

شرف الدین نے آپ کو بُلا بھیجا۔ آخر وہ وقت آیا کہ حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی کو شدو ح سے جدا ہونا پڑا۔ روانگی کے وقت حضرت نور قطب عالم کے وہ علوم جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے آپ کو تفویض ہوئے۔ اور بہت سی نصیحتیں کرکے آپ کو رخصت فرمایا۔

پنڈوہ سے آپ کے ہمراہ تین اور بزرگ روانہ ہوئے اور چند دنوں میں بہار پہنچ گئے۔

اگرچہ حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی کو گردش زمانہ نے حضرت نور قطب عالم سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہونے پر مجبور کردیا مگر عشق و محبت کی آگ جو دونوں کے سینے میں موجود تھی ایک دوسرے کو کبھی بھلا دینے والی نہ تھی۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل مکتوب سے ہوتا ہے۔

مکتوب[۱]

خدمت برادر دینی۔ محب صادق الیقینی۔ شاہزادۂ کونین شمس الخافقین۔ بدر العالمین۔ صدر السالکین۔ مفخر آل طٰہٰ و یٰس۔ سلطان السادات۔ منبع العلم والعبادات۔ مالک الاحوال والمقامات۔ صاحب المنزلت والمعرفت وعلم الہدیٰ۔ علامۃ العلماء۔ نور ختہ رسول باصفا۔ شیخ باجادۂ زعبادہ اغیار پاک وارادہ قدوۃ الاسلام۔ ملازم شریعت۔ سلطان طریقت۔ ترجمان حقیقت۔ وصفش فزوں از حدو قیاس۔ صاحب پاس انفاس برگزیدہ حضرت اللہ اعنی میر سید عطاء اللہ ادام اللہ سیادتہ۔ سلام و دعا از حقیر فقیر حیران نور سرگرداں باشتیاق فراواں مطالع فرمایند۔ احوال بفضل لحول حالی موجب شکر است۔ الحمدللہ علی التوفیق۔

---

[۱] یہ مکتوب بدریافت خیر و عافیت حضرت مخدوم عطاء اللہ حضرت نور قطب عالم نے حضرت عطاء اللہ بغدادی کو بھیجا تھا جس میں صرف اپنی خیریت کا حال لکھا تھا۔ دوسرا مکتوب اگرچہ سجادہ نشین کے یہاں موجود ہے لیکن اس کی نقل ہمیں دستیاب نہ ہوسکی۔

حصول خرقۂ خلافت و تبرکات

جب حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی بہار میں آکر قیام پذیر ہوگئے تو اکثر لوگ آپ کے حلقہ بگوش ہونے کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ حضرت نور قطب عالم نے یہ معلوم کرکے آپ کی خدمت میں خرقۂ خلافت جس پر پوری آیت قرآن شریف لکھی ہوئی تھی، معہ دستار، کلاہ، تسبیح اور تکیہ اور سلیچ اور ساتھ ہی ایک مکتوب جسے اجازت نامہ بھی کہا جاسکتا ہے ارسال فرمایا۔ مکتوب کی عبارت یہ ہے:۔

"بحکم سرور انبیاء و پیران سنت درویشان و اختراع ۱۰۶۱ کرام طالبان حضرت علام خدمت ملک السادات ذات مطہر را بیعت کلاہ ارادت یا دستار و خلعت درع خلافت و مصلی و عصا و تسبیح و سلیچ دیگر نشانہ درویشانہ ارسال فرستادہ شدہ است"

آپ کی اولاد

آپ کے صرف پانچ صاحبزادے تھے، جن میں سب سے بڑے (۱) حضرت سیدنا ابراہیم دانشمند تھے، ان کے صرف ایک صاحبزادے ہوئے جن کا نام سیدنا بہاؤ الدین تھا۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اس طرح بڑے صاحبزادے کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

(۲) سیدنا محمود۔ یہ منجھلے تھے۔ آپ نے گجرات میں شادی کی۔ آپ کی اولاد اب تک شہر کوکن میں آباد ہے۔

(۳) سیدنا میٹھے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں۔ لاعقب لہٗ

(۴) سیدنا عیانے۔ یہ بھی لاعقب لہٗ

(۵) سیدنا یوسف گنج بخش۔ یہ چھوٹے تھے اور صاحب اولاد۔

حضرت مخدوم کی پہلی شادی بغداد میں ہوئی لیکن کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شادی مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ ان سے یہ پانچ صاحبزادے ہوئے۔ آپ کی اہلیہ کا انتقال مدینہ ہی میں ہوگیا تھا اس لیے یہ پانچوں صاحبزادے آپ کے ہمراہ بغداد سے ہندوستان تشریف لائے۔

آپ کے شمائل

آپ کی ذات جامع کمالات تھی۔ آپ ظاہری اور باطنی علم سے معمور تھے۔ آپ کے اوقات عباداتِ الٰہی اور ورود وظائف یا خموشی میں صرف ہوتے۔ اُمرا اور حکام کی ملاقات کو نہ جاتے۔ دنیاوی لوازمات زندگی کو بہت ناپسند فرماتے۔ اپنے پاس ضروری چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے تھے کسی کو خبر نہ ہوتی کہ آپ کب، اور کیا کھاتے ہیں۔ آپ کو دنیا کے عیش وآرام کی اور نہ عزت و جاہ کی آرزو تھی۔ ان کے تصور میں سوائے ایک ذات واحد کے کسی دوسری شے کا گزر نہ ہوتا تھا۔

وفات

حضرت مخدوم عطاء اللہ بغدادی نے آٹھویں جمادی الاول ۸۰۹ھ کو انتقال کیا۔ آپ کو فوت ہوتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔ آپ کے مریدوں نے آپ کی جگہ پر مزار بنا ہوا دیکھ کر آپ کی وفات کا اندازہ لگایا۔ اس واقعہ کی خبر حضرت نور قطب عالم کو بھی پہنچی۔ آپ نے ایک مکمل قطعہ تاریخ وفات لکھ کر حضرت سیدنا یوسف گنج بخش رحؒ کے پاس روانہ کیا جو ہنوز موجود ہے۔ اس کی نقل پیش کی جاتی ہے:۔

بجنت برفت و نمودہ مقام — خلیفہ محمّد علیہ السّلام

یہ سن ہفت صد ہشت آں شہ ولی — بہ بغداد پیدا شدہ وقت شام

چو نامش قطب دیں پدرش نہاد — پیمبر نہادہ "عطاء اللہ" نام

و نسبت ارادت او بے واسطہ — زاندر معاملات خیرُالانام

وہم پیر خرقہ پدر او حُسین — ز فرزند رزاق پاک و کرام

بحکم نبی سرورِ انبیاءؐ — خلیفہ شدہ خاندانِ نظام[۱]

خلیفہ محمد سن فوت اوست — ندا داد ہاتف زغیب ایں کلام

بتاریخ ہشتم جماد الاول — بدیدند قبرش ہمہ خاص و عام

نداند کس غسل وکفن و دفن — وہم نہ خبر مرد کے آں امام

شدہ نور[۲] انوار از نور او — د نورٌ علیٰ نور گشتیم تمام

خدایا زید جملہ فرزند باش

تو جاری بکن شجرہ من تاقیام

---

۱ چشتیہ نظامیہ ۲ تخلص حضرت نور قطب عالم